سوال

خاوند کی منت وسماجت اوراصرار کے بعد میں نےاپنے ماضی کے بارہ میں بتادیا، حالانکہ میں توبہ کرچکی تھی اورشادی سے تین برس قبل اپنی اصلاح کرکے دین احکام کا التزام بھی کرنا شروع کردیا تھا، اوراللہ کے فضل وکرم سے اب تک اس پر قائم ہوں لیکن مجھے اس کی باتیں پریشان کرتی ہیں، اوروہ مجھے طعنے دیتا اورفاسق قسم کی عورتوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے اورکہتا ہے کہ میری تربیت اچھی نہیں کی گئی، میں اپنی تقدیر پر راضی ہوں، اوراپنے خاوند سے محبت کرتی ہوں اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے، اورہمارے حالات کی اصلاح فرمائے، اورجن اورانسانوں میں سے شیطان کوہم سے دور کرے میرا سوال یہ ہے کہ: کیا میری غلطیاں اوروہ گناہ جو میں ماضی میں کرچکی ہوں، ان کی بنا پرمجھے پاک اورعفت وعصمت والی کہنے میں مانع ہیں، کہ میں ایک اچھی اورفاضل پاکباز مسلمان عورت نہیں کہلا سکتی؟ اورکیا میرا خاوند میرے بارہ میں سوء ظن رکھنے کی بنا پراورمجھ پرسب وشتم کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا؟ اورکیا ایسا کرنے پر میرا خاوندایک پاکباز عورت پر بہتان لگانے والا شمار کیا جائیگا یا نہیں، یا کہ میری جیسی عورت کوپاکباز عورت کہنا جائز نہیں ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ کےلیے، اوردورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں:

اول:

خاوند کا اپنی بیوی سے اس کے ماضی کے بارہ میں بتانے کا مطالبہ کرنا یہ اس کی کم فہمی اورسوء تقدیر پر دلالت کرتا ہے، نہ تو عقل ہی اس کوکریدنا اورتلاش کرنا پسند کرتی ہے، اورنہ ہی شریعت اسلامیہ اسے قبول کرتی ہے

اورپھر بیوی نے خاوند کی بات مان کراسے اپنا ماضی بتا کرلچھا نہیں کیا بلکہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ خاوند اور بیوی کے مابین اکثر ایسا ہوجاتا ہے، لیکن بیوی کواپنے ماضی کے رازافشا نہیں کرنے چاہیں

خاوند اور بیوی دونوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے، خاوند اور بیوی دونوں کواس برے عمل اور فعل سے اجتناب کرکے دور ہی رہنا بہتر ہے، ہم ہر خاوند اور بیوی سے یہی عرض کریں گے کہ آپ لوگ جوکچھ اس سلسلہ میں کرتے ہو کہ ایک دوسرے کواپنے ماضی کی باتیں بتانے لگتے ہو یہ شرعی طور پر حلال نہیں

اورپھر عقل ودانش رکھنے والے شریف لوگوں کا بھی یہ عمل نہیں ہے، اور بیویوں سے بھی ہماری گزارش ہے کہ وہ اللہ کی ستر پوشی سےاپنے آپ ماضی کوپردہ میں ہی رہنے دیں اور کسی بھی لحظہ یہ حماقت کرکے اپنی ازدواجی زندگی کواجیرن مت بنائیں

کہ خاوند تمہیں کہے کہ اپنے ماضی کے متعلق بالکل صاف صاف بتاؤ کہ تمہارے کس کس سے تعلقات رہے ہیں یا تم کیا کرتی رہی ہو، تو تم اپنے خاوند کوراضی کرنے کےلیےاپنے رازافشا کرنے لگواوراسے ماضی کے بارہ میں بتادو، ایسا بالکل مت کرنا!! کیونکہ اس کی اندھی غیرت اسے برداشت نہیں کرپائے گی

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب بیوی اپنا ماضی ظاہر کریگی جس پراللہ سبحانہ وتعالی نے پردہ ڈال رکھا تھا توپھر خاوند کی حالت یہ ہوگی کہ وہ بیوی کے تصرفات میں شک کرنے لگے گا اور آئندہ کےلیے اس پراعتماد نہیں کریگا

اس طرح شیطان کوموقع مل جائیگا اوروہ خاوند کو بیوی کی بات چیت اوراس کی شکل اورہر کام میں شک پیدا کرنے کی کوشش کریگا، یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر خاوند اپنی مردانگی کے

معافی ہی کھو بیٹھتے ہیں، اوران کا دین کم ہوجاتا ہے، اوروہ اپنی بیوی کو ماضی کے طعنے دینے لگتے ہیں

بلکہ بعض اوقات توخاوند اپنی بیوی پر بہتان بھی لگانے لگتا اوراسے گالیاں تک نکالنے لگتا ہے، حالانکہ اس نے بیوی سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ اپنے ماضی کے کردار کے بارہ میں بتا دے تووہ ناراض نہیں ہوگا اور کچھ نہیں کہے گا

ایسا کرنے میں اس حقیقت کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اپنے خراب ماضی کو کھول کر رکھتی دیتی ہے اوراس طرح شیطان کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ ان کی سعادت والی زندگی میں اس طرف سے داخل ہوکر اپنے مکروفریب کے ذریعہ سے گھر اور خاندان کو تباہ کرکے رکھ دے

ہم تواس کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے کہ عورتوں کو یہی نصیحت کریں کہ ایسا کرنا حرام ہے، چاہے خاوند اصرار بھی کرے اور منت وسماجت اور لجاجت کے ساتھ بھی مطالبہ کرے تو پھر بھی اسے ماضی کے بارہ میں کچھ بتانا حرام ہے، بلکہ تم میں سے ہر ایک اپنے برے ماضی سے انکار ہی کرے

اوراسے عفت وعصمت اورپاکبازی پر مصر رہنا چاہیے کہ وہ عفت وعصمت کی مالک ایک پاکباز خاتون ہے، اگر کسی کا ماضی برا بھی ہو تو اللہ سبحانہ وتعالی نے جس پر پردہ ڈال رکھا ہے وہ اللہ کے اس پردہ کو مت اتار پھینکے، کیونکہ جو شخص توبہ کرلیتا ہے وہ توبالکل اسی طرح ہوجاتا ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو

ہم خاوندوں سے بھی کہیں گے کہ تم بھی اپنے گھرانہ اورخاندان کے متعلق اللہ کا ڈراور تقوی اختیار کرو، اوریہ جان لوکہ تمہارے لیے اپنی بیویوں سے اس کے ماضی کے بارہ میں دریافت کرنا حلال نہیں ہے

تم ان کے ماضی کے بارہ میں دریافت کرکے اپنے آپ کو دھوکہ میں مت ڈالو کہ یہ چیز تمہاری ازدواجی زندگی پر اثرانداز نہیں ہوگی؛ بلکہ اس کا برا اثر ضرور ہوگا، اورآپ اپنے اوپر اس کا برا اثر ضرور دیکھیں گے، اورپھر یہیں پر بس نہیں بلکہ آپ کی ازدواجی زندگی پر بھی بہت جلد برا اثر پڑے گا

حالانکہ اگر آپ کسی کو برا کام اور معصیت وگناہ کرتے ہوئے دیکھیں تواس حالت میں آپ کو اس پر ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے، تو پھر آپ کسی ایسے ماضی کو کیسے کھدیڑ سکتے ہیں جس میں آپ موجود ہی نہ تھے تاکہ آپ کی سماعت اس پر گواہی دے؟ اورپھر اس بیوی کا ماضی ادھیڑنے کی کوشش جو تیرے بستر کی امین کہلاتی ہے اور تیرے گھر کی محافظ؟!!

اس لیے اپنے آپ اوراپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا ڈراور تقوی اختیار کرو

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"زوال کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوقیامت کا ذکر کیا، اورقیامت سے قبل کچھ عظیم اور بڑے امور کا ذکر کیا، پھر فرمایا :

جو شخص مجھ سے کسی چیز کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے وہ دریافت کرلے، اللہ کی قسم تم مجھ سے جس چیز کے متعلق بھی دریافت کروگے جب تک میں اپنی اس جگہ میں ہوں تمہیں اس کے بارہ ضرور بتاؤں گا!!

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے یہ بات سنی توکثرت سے رونے لگے، اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے کہنے لگے مجھ سے پوچھ لو

توعبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ میرا باپ کون ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیرا باپ حذافہ ہے!!...

صحیح بخاری حدیث نمبر (7294) صحیح مسلم حدیث نمبر (2359).

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کرنے والے راوی ابن شھاب زہری کہتے ہیں :

مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بتایا کہ :

عبد اللہ بن حذافہ کی ماں عبد اللہ بن حذافہ کو کہنے لگی میں نے تجھ سے زیادہ کسی نافرمان بیٹے کے متعلق کبھی نہیں سنا؛ کیا تم نے سمجھا کہ تیری ماں نے وہ کچھ کیا ہے جو اہل جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں، اور تم اسے لوگوں کے سامنے ذلیل کرنا چاہتے تھے ؟!!

اس عورت کی عقلمندی دیکھیے اس نے اس سوال میں جو عظیم خرابی پائی جاتی تھی وہ کس طرح سمجھی کہ سائل کے لیے اس میں کتنی عظیم خرابی اور فساد پایا جاتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں جو سائل نے فائدہ اور مصلحت سوچی تھی اس سے اس سے حاصل ہونے والی تنگی اور مشقت کئی حصہ زائد ہے، حالانکہ اسے اپنے اوپر یقین تھا کہ وہ بچہ (عبد اللہ) اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا ہو!!

صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں ہے کہ اسی سلسلہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ فرمان نازل کیا :

اے ایمان والو تم ایسی اشیاء کے بارہ میں مت دریافت کرو کہ اگر ان کے بارہ میں ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں برا لگے المآئدۃ (101).

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب سے یہ اس کے بندوں کو ادب سکھایا گیا ہے اور انہیں " ایسی اشیاء " کے بارہ میں سوال کرنے سے منع کیا گیا ہے جس میں ان کے لیے کوئی فائدہ نہیں؛ کیونکہ اگر ان کے لیے ان امور کو ظاہر کر دیا جائے تو پھر انہیں برا لگے اور ان کے لیے اسے سننا مشکل ہو جائے " انتہی

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (203/3).

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اللہ سبحانہ وتعالی اپنے مومن بندوں کو ایسے اشیاء دریافت کرنے سے منع کر رہے ہیں جب انہیں بیان کر دیا جائے تو وہ انہیں اچھی نہ لگیں اور وہ پریشان ہو جائیں، مثلا کچھ مسلمانوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء واجداد کے متعلق دریافت کرنا، اور انکی حالت میں بارہ میں دریافت کرنا کہ آیا وہ جنت میں ہیں یا جہنم میں

ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے اگر سائل کے لیے اسے بیان کر دیا جائے تو اس میں خیر نہ ہو، مثلا ان کا ایسے امور کے بارہ میں دریافت کرنا جو واقعہ ہی نہیں، اور اسی طرح ایسا سوال جس کے نتیجہ میں شریعت میں تشدید پیدا ہو جائے، اور ہو سکتا ہے امت تنگی میں پڑ جائے، اور اسی طرح لایعنی سوالات کرنا " انتہی

دیکھیں : التفسیر السعدی (245).

سوم :

ہماری سائل بہن آپ نے جو کچھ اپنے خاوند سے کہا ہے اس کی اللہ سبحانہ وتعالی سے توبہ واستغفار کریں کیونکہ یہ معصیت ونافرمانی ہے، آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، اور یہ علم میں

رکھیں کہ ماضی میں جو کچھ ہوا اس سے آپ کی بلی و سچی توبہ کرنا اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ زندگی کا ایک نیا صفحہ کھولنا ہے

کیونکہ "توبہ کرنے والا شخص بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی کا کوئی گناہ نہ ہو"

صحیح ابن ماجہ کی حدیث نمبر (4250) میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی مروی ہے علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے

نہیں بلکہ ہم تو اللہ تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ آپ کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دے گا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے بندے کا کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونے پر وعید کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے :

مگر وہ جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک وصالح اعمال کیے تو انہی لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور جو کوئی بھی توبہ کرتا اور نیک وصالح اعمال کرتا ہے تو یہی اللہ کی طرف حقیقتا سچا رجوع کرتا ہے الفرقان (70-71).

اس لیے ان شاء اللہ آپ اپنے گناہوں کی توبہ کرنے سے بالکل عفت وعصمت والی پاکباز بن کر لوٹیں گی، اور آپ فاسقہ نہیں اور نہ ہی آپ جیسی عورتیں فاسق ہوتی ہیں

چہارم :

آپ کے خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ آپ کے ماضی پر آپ کو عار دلائے اور اس پر طعن وتشنیع کرے، اور نہ ہی آپ کو گالی نکال سکتا ہے، اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو آپ کو اذیت وتکلیف دینے، اور سب وشتم کی بنا پر خود گنہگار ٹھرے گا، یہ سب کچھ مسلمان شخص کے لیے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے خلاف کرنا حرام ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، اور اس سے لڑنا اور قتال کرنا کفر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5697) صحیح مسلم حدیث نمبر (64).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لغت عرب میں سب یعنی گالی شتم اور انسان کی عزت میں ایسا عیب لگانا جو اس میں نہیں پایا جاتا گالی کہلاتا ہے

اور فسق لغت عرب میں خروج کو کہتے ہیں جس سے شریعت میں اطاعت سے باہر ہونا مراد ہے

اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ :

مسلمان شخص کو ناحق گالی دینا اور ناحق عیب لگانا بالاجماع حرام ہے، اور ایسا کرنے والا شخص فاسق کہلائیگا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بتایا ہے انتہی

دیکھیں شرح مسلم (2/53-54).

اور پھر حدیث میں تو کسی کو اذیت وتکلیف دینے اور گناہ کی عار دلانے اور طعنہ دینے اور کسی کا عیب تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ایسا کرنے والے کے لیے شدید وعید آئی ہے

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ کے بندوں کو اذیت و تکلیف مت دو، اور نہ ہی انہیں عاد دلاؤ، اور ان کے عیب تلاش مت کرو؛ کیونکہ جس نے بھی اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب تلاش کیے تو اللہ تعالی اس کے عیب کے پیچھے پڑ کر اسے اس کے گھر میں رسوا کر دے گا"

مسند احمد (88/37) مسند احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے

لیکن اگر اس کا سب و شتم بہتان پر مشتمل ہو یعنی زنا اور فحاشی جیسے فعل کا ارتکاب، آپ نے جو کچھ ماضی میں کیا ہے اور خاوند کے سامنے ظاہر کیا ہے اس کے نتیجہ میں اس کی تفصیل پائی جائیگی :

1 معذرت کے ساتھ ہم یہ کہیں گے کہ : اگر تو آپ سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا اور آپ نے خاوند کے سامنے اس کا اقرار بھی کر لیا تو پھر وہ ایسی عبارت بولنے میں جس میں بہتان جیسی بات ہو اس سے وہ بہتان لگانے والا نہیں بن سکتا کیونکہ آپ نے زنا کا اقرار کر کے اپنی پاکبازی و عفت و عصمت ساقط کر دی ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اور زید بن خالد الجھنی رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

ایک اعرابی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کر عرض کرنے لگا :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میرا اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ فرمائیں

اس اعرابی کے مد مقابل دوسرے شخص نے کہا : جو کہ اس سے زیادہ سمجھدار شخص تھا جی ہاں آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ساتھ ہی فیصلہ فرمائیں لیکن مجھے کچھ کہنے کی اجازت بھی دیں

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟

تو وہ یوں گویا ہوا : میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا.....

صحیح بخاری حدیث نمبر (6440) صحیح مسلم حدیث نمبر (1697).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ اس شخص کی جانب سے بیوی پر بہتان تھا، لیکن جب عورت نے زنا کا اعتراف کر لیا تو پھر بہتان کا حکم ساقط ہو گیا

دیکھیں : الاستذکار (482/7).

اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ قاذف یعنی بہتان لگانے والا نہیں تو گنہگار بھی نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر بطور سزا تعزیر لگائی جائیگی، نہیں بلکہ وہ اذیت دینے اور فحش کلام کی بنا پر گنہگار ہوگا، اور حاکم و قاضی جو مناسب سمجھے اسے تعزیرا سزا دے گا، اور اس کے لیے ایسا قول تکرار کے ساتھ کہنا جائز نہیں ہوگا

اس میں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ : مقذوف یعنی جس پر قذف اور بہتان لگایا جا رہا ہے اس کے پاکباز نہ ہونے کی وجہ سے قاذف پر حد قذف واجب نہیں ہوگی، بلکہ اسے تعزیر لگائی جائیگی، کیونکہ اس نے ایسے شخص کو اذیت و تکلیف دی ہے جسے تکلیف و اذیت نہیں دینی جائز نہیں تھی"

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (19/33).

اوپر جو بیان ہوا ہے وہ اصل کے اعتبار سے ہے، لیکن یہاں دو مسئلے ہیں :

اول :

آپ یا کسی اور سے زنا کا اعتراف کرنے والے پر قذف لگانے والا قاذف کہلائیگا یا نہیں ؟

اس میں راجح یہی ہے کہ اگر اس نے مبہم زنا کی تہمت لگائی تو وہ قاذف شمار ہوگا، یا پھر آپ کے سامنے اس نے زنا کا اعتراف نہ کیا ہو اور تہمت لگائی جائے تو قاذف شمار ہوگا

جس کے متعلق گواہی یا اقرار کے ساتھ زنا ثابت ہو جائے اس کے بارہ میں الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"ابراہیم نخعی اور ابن ابی لیلی رحمہما اللہ سے بیان کیا گیا ہے کہ :

اگر اس نے اس زنا کے بغیر یا پھر مبہم زنا کی تہمت لگائی تو اسے حد لگائی جائیگی؛ کیونکہ تہمت اور بہتان حد واجب کرتی ہے

لیکن اگر تہمت اور بہتان لگانے والا سچا ہو، اور وہ سچا اس طرح ہو سکتا ہے کہ جب اس نے اس زنا کو بعینہ کسی شخص سے معین کیا، لیکن اس کے علاوہ میں وہ جھوٹا ہوگا اور سچا نہیں مانا جائیگا" انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (19/33).

دوم :

اگر زنا کے بعد توبہ کر لی ہو تو کیا پھر بھی وہ قاذف شمار نہیں ہوگا ؟

اس میں راجح یہ ہے کہ جس نے زنا سے توبہ کر لی ہو تو وہ بالکل اس کی طرح ہے جس نے زنا نہیں کیا دنیا و آخرت میں اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ حدیث میں آیا ہے :

"توبہ کرنے والا شخص بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کا کوئی گناہ نہیں"

لیکن بعض شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ صرف آخرت میں ہے

اس بنا پر اگر آپ کی توبہ کے بعد اس نے ایسی بات کی جس میں بہتان اور قذف والی بات ہو تو وہ قاذف شمار ہوگا چاہے آپ نے اس کے سامنے اس فعل کا اقرار بھی کیا ہو

مداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس نے بھی زنا سے توبہ کر لی اور پھر اس پر قذف لگائی گئی تو قذف لگانے والے کو صحیح مسلک کے مطابق حد قذف لگائی جائیگی

دیکھیں : الانصاف (171/10).

2 اور اگر آپ سے یہ فحش کام کا ارتکاب نہیں ہو لیکن صرف حرام تعلقات ہی تھے یعنی میل جول تھا جو زنا کے ارتکاب تک نہیں پہنچا تو اس حالت میں اگر لاخاوند نے کوئی ایسی بات کی جس میں تہمت اور بہتان تھا تو وہ قاذف شمار ہوگا

اوراس بنا پراسے سب وشتم کے علاوہ اور بھی گناہ ہوگا، اوراسکا یہ فعل کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے، اس بنا پراسے حدقذف لگانی واجب ہوگی، اوریہ حدیث اسی (80) کوڑے ہونگے، اوراس پر فسق کا حکم لگایا جائیگا، اوراس کی گواہی قبول نہیں کی جائیگی

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوروہ لوگ جو پاکباز عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں اورپھر وہ اس پر چار گواہ پش نہ کریں توانہیں اسی (80) کوڑے لگاؤاور ہمیشہ کےلیے ان کی گواہی قبول نہ کرو، اوریہی لوگ فاسق ہیں النور(4).

اورپھر اللہ سبحانہ وتعالی نے بہتان لگانے والے کودنیا وآخرت میں وعید سنانے ہوئے فرمایا ہے :

یقینا وہ لوگ جو پاکباز اورغافل مومن عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں لعنت ہے، اوران کےلیے عذاب عظیم ہے النور(23).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

آپ کے خاوند کےلیے حلال نہیں کہ وہ آپ کی ماضی کے آپ کوطعنے دے، اگرآپ نے فحش کام نہیں کیا تواس کا آپ کی عزت میں طعن کرنا تہمت اورقذف کہلائیگا، اوراگرآپ سے یہ فحش کام صادر توہوالیکن آپ اس سے توبہ کرچکی ہیں توبھی وہ قاذف یعنی بہتان لگانے والا ٹھرے گا، اوراس طرح وہ حدقذف اوروعید کا مستحق ہوگا

ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ درج ذیل سوال نمبر کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں :

سوال نمبر(7650)اور(91961).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

127635